السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین حنفیہ اس مسئلہ میں کہ انگشت شہادت اٹھانی وقت تشہد یعنی لاالہ اللہ کہنے کے مذہب حنفی میں سنت مستحب ہے یا حرام مکروہ ہے اور جو کوئی یہ بات کہے کہ رفع سبابہ میں انگلی کاٹنی آتی ہے وہ شخص گنہگار ہوگا یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ معلوم کرنا چاہیے کہ امام ابو یوسف امالی کتاب اپنی میں اور امام محمد موطا میں دونوں صاحب کہ جو شاگرد رشید امام اعظم کے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے رفع سبابہ مروی اور منقول ہے اور ہم لوگ بھی کا ہے۔ چنانچہ فتح القدیر و عینی و امیر الحاج و زیلعی والبحر الرائق و نہر الفائق و ملتقط دشمنی و نجم الدین الزاہدی و علامہ حلبی و بہنسی و ابراہین حلبی وغیرہ نے روایۃ ودرایۃ رفع سبابہ کو نقل کیا اس پر عمل کرتے ہیں اور یہی قول ابو حنیفہ ہے اور اس باب میں علماء کوفہ و علماء نے مدینہ وغیرہ سے بہت سے اخبار و آثار مروی اور منقول ہیں۔

اور ملا علی قاری اور ملا عابد سندی و امین الدین شامی نے اٹھائیس صحابہ سے روایت کی ہے اور رفع سبابہ میں ائمہ اربعہ و علمائے مقلدین اہل مذہب کے سب متفق ہیں، اس میں اور ائمہ اربعہ وغیرہ کا اختلاف نہیں اور منع رفع سبابہ میں کوئی قول صحابی مذکور اور منقول نہیں تو اٹھانا اس کا مستحب آکد اور موجب ثواب کثیر ہے اور خلاصہ کیدانی والے سے یا اور علماء سے اس باب میں خطاء واقع ہوئی ہے، اس کے حرام مکروہ لکھنے میں تو قول مانعین کا اور حرام مکروہ کہنے والے کا ازروئے دلائل شرعیہ کے محض باطل ہے، نزدیک علمائے محققین حنفیہ کے اور جو شخص بعد مطلع ہونے روایات فقہیہ اور احادیث نبویہ کے حرام کہے اور منع کرے، وہ مردود اور گمراہ ہے، خوف کفر کا ہے اس پر ازروئے اہانت اور حقارت کے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

سے مروی ہے جیسا کہ امام محمد نے بیان کیا ہے اور اس کی ترجمہ) ''جو تم کو آنحضرت ﷺ دے اسے لے لو اور جس سے منع کریں، اس سے باز آجاؤ۔ فتح القدیر میں ہے انگلی سے اشارہ کرنا درست ہے اور یہی امام ابو حنفیہ) ممانعت کرنا روایت اور درایت دونوں کے برخلاف ہے، مجتبیٰ میں ہے، اس کے سنت ہونے پر تمام روایات متفق ہیں، کوفیوں اور مدنی لوگوں کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور احادیث و آثار اس کے متعلق بہت زیادہ ہیں، عینی نے اس کو مستحب کہا ہے اور صاحب محیط نے سنت در مختار میں ہے کہ یہی صحیح ہے کہ یہ سنت ہے، متاخرین شراح مثلاً کمال، حلبی، نہسی، باقلانی اور شیخ الاسلام وغیرہ نے اس کی خوب تحقیق کی ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہے اور امام محمد، امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے، خانیہ میں ہے کہ لا الہ الا اللہ کے وقت انگلی کا اٹھانا سنت ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ آخری دو انگلیاں بند کرلے اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنالے اور سبابہ سے اشارہ کرے۔

اگر کوئی سوال کرے کہ کیدانی نے غرائب میں اس کو افعال محرمہ سے شمار کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نص اور اقوال ائمہ کے برخلاف ان کا قول مردود ہے، اس کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی اور اس کی ممانعت میں کوئی حدیث قابل اعتبار نہیں ہے اور امام صاحب اور صاحبین کے قول کے برخلاف ان کے قول کی کیا حقیقت ہے۔ در مختار کی شرح طوالع الانوار میں ہے کہ تشہد میں انگلی اٹھانے کے متعلق ستائیس صحابہ سے روایات منقول ہیں۔ ملا علی قاری نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔''

پھر جو کوئی باوجود احادیث اور اقوال و افعال صحابہ کرام و مجتہدین عظام اور دیگر علمائے اعلام کے حرام کہے اور انگلی کاٹنے کا قائل ہو اور اعتقاد رکھتا ہو مردود اور بڑا جاہل بے وقوف ہے، ایسے جاہل کے قول کا ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیے (اور اس قدر دیندار منصف کو کافی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ الراقم العاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ فی الدارین۔ (سید محمد نذیر حسین) (اسد علی

[فتاویٰ نذیریہ]

جلد01